Regd. No. L.5254 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۲ر

یوم: پنجشنبہ * ۲۱ رجب ۱۳۷۴ھ
جلد ۴۴/۹ | ۱۷ امان ۱۳۳۴ ہش * ۱۷ مارچ ۱۹۵۵ء | نمبر ۶۶

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ لائلپور کی طرف سے تین ہزار روپیہ نقد کی پیشکش

آئندہ بھی خدمت اسلام کیلئے ہر قسم کی قربانی کے عزم کا اظہار

ربوہ ۱۵ مارچ - ناظر دیوان مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر مطلع فرماتے ہیں - کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جو پیغام ۱۳ مارچ ۱۹۵۵ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے اس پر لبیک کہتے ہوئے مکرم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ لائلپور کی طرف سے تین ہزار روپیہ نقد کی بذریعہ تار پیشکش کی ہے - اور آئندہ خدمت اسلام کے لئے حضور کو ہر قسم کی قربانی کا یقین دلایا ہے - جزاھم اللہ احسن الجزاء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام احباب جماعت کے نام

صحت کے متعلق تفصیلی کوائف - ڈاکٹروں کی طرف سے تفکرات کو بھلا دینے اور مکمل آرام کی تلقین

مکمل آرام کیلئے احباب کا تعاون اور دعائیں بے حد ضروری ہیں

ربوہ ۱۷ مارچ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے ۱۵ مارچ کی شب کو لاہور سے احباب جماعت کے نام انگریزی میں جو پیغام موصول ہوا: - اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں اب روبصحت ہوں - اگرچہ کل شام بہت پریشانی رہی گاہے گاہے دل کا حملہ ہوتا رہا - لیکن ڈاکٹروں کی متفقہ رائے یہ تھی کہ یہ صرف دل کے ظاہری فعل سے تعلق رکھنے والے معمولی حملے تھے کسی قسم کی دل کی عضوی اور اندرونی خرابی سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا - بلکہ ان کی وجہ صرف معدے اور ہاضمے کی خرابی تھی - ان حملوں کے باوجود انہوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ مجھے لارنس گارڈن میں سیر کے لئے جانا چاہیئے - چنانچہ میں سیر کے لئے گیا اور اس کا میری صحت پر بہت خوشگوار اثر پڑا - جب ہم سیر سے واپس آئے تو عام حالت بہت اچھی تھی - لیکن سابقہ حملے کی وجہ سے دماغ میں ایک قسم کا خوف سا بیٹھ گیا تھا - ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کئی گھنٹے تک میرے پاس رہے اور نبض دیکھتے رہے اس سے دل میں اعتماد بحال ہو گیا اور میں کئی گھنٹے گہری نیند سویا - صبح حالت نسبتاً بہتر تھی میں اپنے کمرے میں ٹہلتا رہا - دن میں بہت سے ڈاکٹروں کو مشورے کے لئے بلایا گیا ان میں ایک جرمن ڈاکٹر بھی شامل تھا - جرمن ڈاکٹر نے برقی مشین کے ذریعہ دل کے فعل کا عکس (کارڈیوگرام) اتارا - وہ بھی حتمی طور پر ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش کی اس رائے سے متفق تھا کہ حملے کی شدت خواہ کسی بھی نوعیت کی تھی وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب دور ہو چکی ہے اور اس کے کسی قسم کے برے اثرات باقی نہیں ہیں کہ جن سے بیماری کا نشان ملتا ہو اور یہ کہ اب میرے لئے صرف یہ علاج ہے - کہ میں تبدیلی آب و ہوا کے لئے ملک سے باہر چلا جاؤں اور اپنی بیماری کے متعلق سب کچھ بھلا دوں - مکمل آرام اور ہر قسم کے تفکرات کو بھلا دینے کے بعد میرا جسم اور دماغ معمول کے مطابق کام شروع کر دے گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں پوری طرح صحت مند ہو جاؤں گا - میں نے اس سے کہا کہ تفکرات کو بھلا دینے کی تلقین تو آسان ہے لیکن اس پر عمل کرنا مشکل ہے - لیکن اس نے اصرار کیا کہ ایسا کرنا ہی پڑیگا اور اس کے آغاز کے طور پر مجھے تمام ملاقاتیں وغیرہ بند کر دینی چاہئیں اور اپنے دوستوں اور احباب سے دور کہیں باہر چلا جانا چاہیئے - میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس کی ہدایت کے مطابق ایسا کرنے کی پوری کوشش کروں گا - لیکن اپنے اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے احباب کی دعاؤں اور ان کی مدد کی ضرورت ہے - خدا ہمارا حامی و ناصر ہو جس طرح کہ وہ پہلے بھی ہماری نصرت فرماتا رہا ہے - بلکہ اس سے بھی کہیں بڑھ کر اس کی مدد ہمارے شاملِ حال رہے" آمین

(خلیفۃ المسیح)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۵ء

"نور آتا ہے نور"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف منیف "منصب خلافت" میں صفحات ۱۶ اور ۱۷ پر آپ یہ الفاظ پائیں گے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو نمائندگان جماعت کے ایک خصوصی اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے یہ ولولہ انگیز اعلان فرمایا:-

"میں نہیں جانتا کہ کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے۔ اور تبلیغ سے انس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا۔ اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ میں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں۔ کہ کب سے ہے۔ میں جب دیکھتا تھا اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا۔ اور دعائیں کرتا تھا۔ کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ جوش اسلام کی خدمت کا میری فطرت میں کیوں ڈالا گیا۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ یہ جوش بہت پرانا رہا ہے۔

غرض اسی جوش اور خواہش کی بناء پر میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں۔ کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں ۔۔۔۔۔۔ اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہوگی۔ اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گزرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے۔"

(منصب خلافت صفحہ ۱۶-۱۷)

ان الفاظ کی سادگی خود اس حقیقت پر دال ہے۔ جو ان میں بیان کی گئی ہے۔ تصنع اور تکلف سے بری یہ کلام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اولو العزمی کو اور حضور کے ہمہ تن فدائی اسلام ہونے کو خود بخود واضح کر رہا ہے۔ یہ وہ شہادت عالیہ ہے۔ جس میں کوئی غلط آمیزش نہیں۔ بلکہ جس طرح ایک گہرے چشمہ سے صاف اور ستھرے پانی کی دھار آپ ہی آپ بہ نکلتی ہے۔ اسی طرح یہ حسین پاکیزہ اور صداقت سے بھرے ہوئے الفاظ نرم اور نازک الفاظ حضور کے اتھاہ دل کی گہرائیوں سے نکل رہے ہیں۔

یہ الفاظ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو نمائندگان جماعت کے ایک خصوصی اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے فرمائے تھے۔ یعنی مقام خلافت پر فائز ہونے سے قریباً ایک ماہ بعد۔

کیا آج اکتالیس سال بعد ہم اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے ان الفاظ کی صداقت محسوس نہیں کرتے؟ اور کیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گزشتہ زندگی ان پر مہر تصدیق ثبت نہیں کرتی؟ ہم نے تو خیر ان الفاظ کی تصدیق اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے کر لی ہے۔ لیکن حضور کے ان الفاظ کے فرمانے سے کئی سال پہلے لوگوں نے اس حقیقت کو محسوس کر لیا تھا۔ ذیل میں ہم دو شہادتیں پیش کرتے ہیں۔

(۱) مولانا محمد علی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت لاہور لکھتے ہیں:- ۔۔۔۔

"۔۔۔ وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری سمجھتے ہیں۔ اس بات کا جواب دیں۔ کہ اگر یہ افتراء ہے۔ تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا؟ جھوٹ تو ایک گند ہے۔ پس اس کا اثر تو یہ چاہیئے تھا کہ گندا ہوتا نہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔"

(ریویو مارچ ۱۹۰۶ء)

(۲) خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم مؤسس ووکنگ مشن نے لکھا۔

"آپ نے اولیاء کے بچے بھی دیکھے۔ میرے مرشد زادہ اور پیر زادہ کو بھی آپ نے دیکھا ہے۔ کہ وہ قرآن کریم پر کیسا فدا ہے۔ اور اس کے حقائق و معارف بیان کرنے میں کیسا قابل ہے۔" (الحکم ۸ جون ۱۹۰۹ء)

ان شہادتوں سے ثابت ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں جو آفتاب صداقت طلوع کرنے والا تھا۔ اس کی شعاعیں پہلے ہی افق پر اپنی تنویر ڈال رہی تھیں۔ جس طرح سورج نکلنے سے پہلے ہی اس کا نور اس کی آمد کا پتہ دے دیتا ہے۔ جو ستاروں کی لو اور چاند کی چاندنی سے ممیز ہوتا ہے۔

"نور آتا ہے نور"

عوام اور اقتدار

امریکہ کے مشہور سیاسی مبصر و فلسفی والٹر لپ مین نے جو حال ہی میں مغربی طرز کے جمہوری نظام کے زوال کے متعلق ایک دلچسپ علمی بحث چھیڑی ہے۔ جس میں انہوں نے جمہوری نظام کے زوال کی وجہ اس امر کو قرار دیا ہے کہ اقتدار و اختیار کلی طور پر عوام کے ہاتھوں میں چلے گئے ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے پوری طرح اہل نہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"مغربی جمہوری نظام میں حقیقی اقتدار رائے عامہ کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے۔ حالانکہ عوام صحیح معنوں میں حکومت نہیں کر سکتے۔ جدید جمہوری حکومتوں میں عاملہ اتنی کمزور ہو گئی ہے۔ کہ وہ جنگ یا امن کے زمانہ میں عقل و دانش کے بلند اصولوں کے مطابق کاروبار حکومت چلانے سے قاصر ہے۔ اور یہ صورت تباہی کے قریب ہے۔ اگر اس کے سدباب کے لئے تدابیر اختیار نہ کی گئیں۔ تو یہ مغرب کی تباہی پر منتج ہوگی۔"

(نوائے وقت ۲ مارچ ۱۹۵۵ء)

اس بارے میں مسٹر لپ مین نے مضبوط تر عاملہ کی سفارش کی ہے۔ اور اس بات پر زور دیا ہے کہ اختیار و اقتدار ایسے لوگوں کو سونپا جائے جو اعلیٰ عقلی صلاحیت اور قوانین فطرت کے صحیح شعور سے بہرہ ور ہوں۔ انہوں نے عوام کے متعلق اس خیال پر شدید شک و شبہ ظاہر کیا ہے۔ کہ ان کی اجتماعی عقلی رائے اور ان کے نمائندہ اداروں کا فیصلہ صائب ترین ہوتا ہے۔

امریکہ کے اس مشہور سیاسی مبصر و فلسفی نے مغرب کے جمہوری نظام کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اس اعتراف پر دلالت کرتا ہے۔ کہ اس دور کی وہ جمہوریت جس پر مغربی تہذیب کو بے حد ناز ہے۔ آج خود اہل مغرب کے لئے بلائے جان ثابت ہو رہی ہے۔ اور اس کی بدولت وہ ایک طرفہ مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ دراصل آج سے چند سو سال قبل موروثی بادشاہت اپنی مطلق العنانی اور من مانی کارروائیوں کی وجہ سے معاشرے میں ایک فساد عظیم کا موجب بنی ہوئی تھی۔ اس کا علاج اہل مغرب نے یہ نکالا کہ ایسے جابر حکمرانوں کو تخت سے اتارنے کی بجائے عوام کو اصل حاکم بنا دیا۔ اور اس طرح وہی مطلق العنانی جو موروثی بادشاہوں کا طرۂ امتیاز تھی۔ عوام کو سونپ دی۔ حالانکہ عوام کی بھاری اکثریت اعلیٰ عقلی صلاحیت اور قوانین فطرت کے صحیح شعور سے پوری طرح بہرہ ور نہ ہونے کے باعث عقل و دانش کے بلند اصولوں کے مطابق کاروبار حکومت چلانے کی اہل نہیں ہوتی۔ اول اول مغربی دنیا عوام کو کار مختار اور مطلق العنان بنانے پر خوشی کے شادیانے بجاتی رہی۔ کہ اس طرح اس نے شخصی اور موروثی بادشاہتوں کے جابرانہ طرز حکومت سے نجات حاصل کر لی۔ لیکن دو سو سال کے تجربہ کے بعد اہل مغرب پر رفتہ رفتہ اب یہ حقیقت منکشف ہوتی جا رہی ہے۔ کہ عوام کو اقتدار سونپنے سے بھی اصل مسئلہ حل نہیں ہوا ہے۔ کیونکہ جہاں پہلے شخصی حکومتوں کی جابرانہ روش فساد کا موجب بنی ہوئی تھی وہاں اب خود مختار عوام کی نا اہلی کے ہاتھوں دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ کا حل شخصی بادشاہتوں کی مطلق العنانی کو عوام کی طرف منتقل کرنے میں مضمر نہ تھا۔ بلکہ اس کا حل اس امر کے ساتھ وابستہ تھا۔ کہ دونوں کی مطلق العنانی کو ختم کر کے ایک درمیانی راستہ اختیار کیا جاتا۔ یعنے ایک ایسے نظام حکومت کی بنیاد ڈالی جاتی۔ کہ جس میں نہ حاکم مطلق العنان ہوتے اور نہ عوام کلی اختیارات کے حامل قرار پاتے بلکہ موروثی اور شخصی حکومتوں کی بجائے پارٹی بازی کے چکر سے یکساں بالا رہتے ہوئے عوامی رائے کے مطابق اہل ترین ہاتھوں میں حکومت کی باگ ڈور دی جاتی۔ جو مجموعی لحاظ سے عوام کے نائب کی حیثیت میں عوامی ضروریات کا پاس کرتے ہوئے کاروبار حکومت چلاتے اس طرح دونوں کی مطلق العنانی ختم ہونے کے باعث جہاں ایک طرف عوامی رائے کا احترام برقرار رہتا۔ وہاں اختیارات کی اصل باگ ڈور صرف اور صرف اہل ترین ہاتھوں میں رہتی۔ ایسے اہل ترین ہاتھوں میں کہ جو مجموعی لحاظ سے خود لوگوں کے نائب ہونے کی حیثیت میں کلی طور پر مطلق العنان نہ ہوتے۔ اور نہ ہی اس بات کے سزاوار ہوتے کہ عوام کے غلط اور تباہ کن فیصلے کو بھی ضرور جامہ عمل پہنائیں۔

یہی وہ معتدل نظام حکومت ہے جسے اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور جس کی تفصیلات پر امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "احمدیت یعنے حقیقی اسلام" میں نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ اسلام کا پیش کردہ نظام حکومت اس لحاظ سے جمہوری ہے۔ کہ اس میں نظام حکومت کو حاکم سے شروع کرنے کی بجائے رعایا

(باقی صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ایک مکتوب

برادر عزیز سیٹھ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے جس دن فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اس سے ایک یا دو روز قبل آپ کو خط لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ اس دوران میں آپ نے اخباروں میں پڑھ لیا ہوگا کہ مجھ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور اب میں پاخانہ پیشاب کے لئے بھی امداد کا محتاج ہوتا ہوں۔ دو قدم بھی چل نہیں سکتا ؛

گذشتہ سال دوستوں نے مشورہ کیا تھا۔ کہ امریکہ علاج کے لئے جانا چاہیئے۔ اور انہوں نے مل کر شورے میں بھی ایک چندہ کی سکیم بنائی تھی جو زمینداروں کے مخالف حالات کی وجہ سے پورا تو نہیں ہو سکا۔ مگر بہر حال نصف کے قریب ہو گیا۔

اس عرصہ میں ہم نے امریکہ کی ایکسچینج کی دقتوں کی وجہ سے امریکہ کا ارادہ چھوڑ دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ یورپ میں علاج بہت اعلیٰ ہو گیا ہے۔ خصوصاً سوئٹزرلینڈ کے ڈاکٹر امریکہ جا جا کر سیکھ کر آرہے ہیں۔ اور یو۔ این۔ او کی مدد سے یورپ کے ہسپتال بھی اپ ٹو ڈیٹ ہو گئے ہیں۔

بیماری کے اس حملہ کے بعد زندگی کا تو سوال نہیں رہا۔ کیونکہ زندگی کوئی اہم چیز نہیں ہے۔ سوال یہ پیدا ہو گیا۔ کہ میرا دماغ بیکار ہو گیا ہے۔ نہ میں سوچ سکتا ہوں نہ میں تفصیلی طور پر کوئی سکیم اسلام کی فتح کی بنا سکتا ہوں۔ نہ تفسیر لکھ سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ میں یورپ ہو آؤں۔ تا کہ میں کام کے قابل ہو جاؤں۔ ایسی حالت میں میں بیوی بچوں کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے سب کو ساتھ ہی لئے جا رہا ہوں انشاء اللہ لوگوں کی نگاہ میں اتنے بڑے قافلہ کو لے جانا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ مگر میرا یقین ہے کہ وہ عجیب خدا ان حالات میں بھی میرے لئے عجائب ہی دکھائیگا۔ انشاء اللہ مشکلات رائی کائی ہو جائیں گی۔ آسمان گرائیگا اور زمین اُگائیگی۔ اور خدا کے فرشتے ہر جگہ پر انتظام کرتے پھریں گے۔ کیونکہ آخر وہ میرے دوست اور ساتھی ہیں خدا تعالیٰ نے ہمارے درمیان دوستی اور بھائی چارہ پیدا کیا ہے۔ پس آسمان پر جبرائیل اور زمین پر جبرائیل کے مظہر میرے کام میں لگیں گے۔ پھر مجھے فکر کس بات کی ہو۔ فکریں عارضی آتی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ ان فکروں کو بھی نرم کر دیگا ؛

ولایت میں ہمارا پتہ وہی ہوگا۔ جو ہمارا مشن کا پتہ ہے۔ آپ سہولت سے وہاں خط بھجوا سکتے ہیں۔ اگر کوئی تبدیلی ہوئی تو آپ کو اطلاع دے دونگا۔ ان دنوں آپ کا خاندان بھی بہت دعاؤں کا محتاج ہے۔ انشاء اللہ میں اس سفر میں آپ کے خاندان کو دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ آپ میری زندگی کے سفر کے ساتھی ہیں۔ پھر میں آپکو کس طرح بھول سکتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اللہ تعالیٰ نے سیٹھ عبدالرحمن رضؓ۔ اللہ رکھا مدراسی رضؓ کی شکل میں اپنے فرشتے بھجوائے تھے میرے پاس اللہ تعالیٰ نے آپ کی شکل میں فرشتے بھجوائے ہیں۔ اس لئے لازماً جب بھی کوئی فرشتہ آئیگا۔ تو آپ کو یاد کرا دیگا۔ کیونکہ بھائی بھائی اور دوست دوستوں کو یاد رکھتے ہیں۔ جن کو خدا ملائے ان کا رشتہ کوئی نہیں توڑ سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد میں بھی آپ جیسا اخلاص پیدا کرے۔ بلکہ آپ سے بھی بڑھ کر اور جو دنیوی برکات آپ کو اور آپ کے بھائیوں کو نصیب ہوئی تھیں۔ وہ اب آپ کی اولاد کی طرف منتقل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ احمد بھائی مرحوم کی اہلیہ مکرمہ کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد پر بھی بڑے فضل کرے۔ اور ان کو اپنی ماں بہنوں کی خدمت کی توفیق بخشے۔ تا ان کے باپ کی روح خوش رہے۔ والسلام

دستخط مرزا محمود احمد

ہندوستان کی جماعت کا خیال رکھیں۔ آپ کی طبیعت میں جو شرم و حیا ہے۔ اسکی وجہ سے میں آپ پر کام کی بڑی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ مگر وقت آگیا ہے کہ آپ آگے آکر جماعت کو مضبوط کریں۔ اور مرکز قادیان کو مضبوط کرنے کی سعی فرمائیں۔ میں نے اپنا ایک بیٹا احمد وادی غیر ذی زرع میں بسا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو کام کی توفیق دے۔ اور آپ دونوں مل کر اس وسیع ملک کے باوا آدم ثابت ہوں۔ ایک دن آنے والا ہے کہ ان ملکوں میں آپ لوگوں ہی کی روحانی اور جسمانی نسل ہوگی۔ آپ نے ہمیشہ میرے ساتھ وفاداری کا سلوک کیا۔ حالانکہ آپ انسان اور کمزور تھے۔ خدا تعالیٰ جو طاقتور اور مالک ساز و سامان ہے۔ وہ کس طرح آپ سے بے وفائی کر سکتا ہے۔ اگر وہ آپ سے بے وفائی کرے گا۔ تو گویا مجھ سے بے وفائی کرے گا۔ مگر مجھ سے بے وفائی نہ پہلے اس نے کی نہ آئندہ کریگا۔ وہ میرے دائیں بھی بائیں بھی آگے بھی پیچھے بھی سر کے اوپر بھی اور دل کے اندر بھی ہے۔ ہر ایک شخص جو میری طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ خدا کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اور جو مجھ پر زبان چلاتا ہے خدا کی طرف چلاتا ہے۔ اسکی ماں اسے نہ جنتی تو اچھا تھا۔ اسکی دردناک حالت پر فرشتے رحم کریں۔ دستخط مرزا محمود احمد

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا کی قبولیت کے لئے توجہ اور رقت ضروری ہے

"دعا نہایت نازک امر ہے اور اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ ہو جائے۔ کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے۔ اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے۔ جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتار دیتا ہے۔ ویسے ہی مستدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقد ہمت بن جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب امور خدا تعالیٰ کی موہبت ہیں۔ اکتساب کو ان میں دخل نہیں۔ توجہ اور رقت بھی خدا تعالیٰ کے ہاں سے نازل ہوتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی کے لئے کامیابی کی راہ نکال دے۔ تو وہ داعی کے دل میں توجہ اور رقت ڈال دیتا ہے۔ مگر سلسلہ اسباب میں ضروری ہوتا ہے۔ کہ داعی کو کوئی محرک شدید جنبش اور حرکت دینے والا ہو۔ اس کی تدبیر بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ مستدعی اپنی حالت ایسی بنائے کہ اضطراراً داعی کو اس کی طرف توجہ ہو جائے۔" (ملفوظات)

سفر کے متعلق اسلامی آداب

از عبدالمنان صاحب واقف زندگی

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس دفعہ جلسہ سالانہ پر فرمایا تھا۔ ترقی کرنے والی قوم کی ایک علامت اس کے سفر بھی ہوتے ہیں۔ اسلام عالمگیر اور مکمل ضابطہ ہونے کے لحاظ سے تمام دنیا کے انسانوں کو اس سنہری اصول کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ قوموں کی ترقی کے لئے سفر بھی ضروری ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ " فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ" کہ اے دنیا کے لوگو! اللہ تعالےٰ کا فضل حاصل کرنے کے لئے زمین کے اطراف میں پھیل جاؤ۔ پھر فرماتا ہے " فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین" کہ اے مسلمانو! زمین میں سیر و سیاحت کے لئے نکل جاؤ اور دیکھو کہ اللہ تعالےٰ کی سنتوں اور اس کے مقرر کردہ قوانین کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ جب تک مسلمان اس زریں اصول پر عمل پیرا رہے۔ دنیاوی لحاظ سے دوسروں پر حکومت کرتے رہے۔ اور دینی جدوجہد کرنے کے نتیجہ میں بھی اسلام کی تبلیغ اور اشاعت اکناف عالم تک پھیلتی رہی اور پھر جب اس الٰہی قانون پر انگریز قوم نے عمل کرنا شروع کیا تو اس کے بدلہ میں آج یہ بات زبان زد خلائق ہے کہ " انگریز کی حکومت پر سورج غروب نہیں ہوتا" اور ان کے مذہب عیسائیت نے بھی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل کی۔

پس تاریخ اس امر پر شاہد ہے۔ کہ جس قوم نے بھی حرکت کی اللہ تعالےٰ نے اسکی نیت اور عمل کوشش کے مطابق اسکو برکت سے نوازا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ دنیا میں ہر شخص کو کبھی نہ کبھی سفر کا موقع ضرور پیش آتا ہے خواہ کم ہو یا زیادہ۔ اسلئے اسلام نے سفر کے متعلق کچھ ہدایات فرمائیں اور آداب مقرر کئے ہیں۔ تاکہ انسان ان پر عمل کر کے سعادت دارین حاصل کرے۔ چنانچہ ان میں سے چند احاطہ تحریر میں لانے کی کوشش کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

سفر کو صبح سویرے نکلا جائے

حضرت صخر بن وداعہ رضؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے دعا فرمائی ہے کہ " اللّٰھم بارک لامتی فی بکورھا" کہ اے اللہ تعالےٰ تو میری امت کے لئے دن کے پہلے پہر میں برکت ڈال دے اور جب کوئی لشکر آپ بھیجتے تو اسکو پہلے پہر روانہ فرماتے۔ (رواہ ابوداؤد)

اس حدیث کے راوی صخر بن وداعہ رضؓ کے متعلق سیرۃ کی کتب میں آتا ہے کہ یہ شخص تاجر تھے اور صبح سویرے تجارت کو نکل جاتے تھے۔ اس بنا پر یہ بہت ذی ثروت اور مالدار ہو گئے تھے۔

عورت غیر محرم کے ساتھ سفر نہ کرے

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مرد کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کی موجودگی کے بغیر علیحدہ نہ ہو۔ اور ذی محرم کے سوا سفر نہ کرے اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری بیوی حج کو چلی گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں جانے کے لئے لکھا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو جا اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر۔ (متفق علیہ)

سفر میں ایک امیر مقرر کر لیا جائے

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلثۃ فی سفر فلیؤمروا احدھم" (رواہ ابوداؤد)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی سفر کو نکلیں تو لازم ہے کہ ایک کو اپنا امیر مقرر کر لیا جائے۔

مسافر کو الوداع کہا جائے

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ سفر کا ارادہ کرنے والے شخص کو کہتے میرے نزدیک آؤ تاکہ میں تجھے رخصت کروں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو رخصت کیا کرتے تھے۔ پھر آپ کہتے۔

" استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک" کہ میں تیرے دین اور امانت اور تیرے عملوں کے خاتمے کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں (ترمذی جلد ۲ ابواب الدعوات) ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جانیوالے کا ہاتھ پکڑ کر مندرجہ بالا دعا فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپؐ مجھے زادراہ عطا فرمایئے۔ تو آپؐ نے فرمایا " زودک اللہ التقوی" یعنی اللہ تعالےٰ تقویٰ کو تیرا زادراہ بنائے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ اور بھی دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا "غفر ذنبک" اللہ تعالےٰ تیری کمزوریوں پر پردہ پوشی فرمائے۔ اس شخص نے پھر کہا زدنی بابی انت وامی تو آپؐ نے فرمایا " یسر لک الخیر حیث ما کنت" کہ تو جہاں بھی ہو اللہ تعالےٰ تیرے لئے نیکی کو آسان کرے (رواہ الترمذی جلد ۲ ابواب الدعوات)

سفر سے قبل دعا کی جائے

حضرت امام مالک رضؓ اپنی کتاب مؤطا میں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کے لئے نکلتے یا سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا فرماتے کہ

بسم اللہ اللّٰھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللّٰھم ازولنا الارض وھون علینا السفر اللّٰھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر ومن کابۃ المنقلب ومن سوء المنظر فی المال والولد والاھل" (مؤطا امام مالک مجتبائی ص ۳۸۲)

یعنی میں اللہ تعالےٰ کی برکت کے ساتھ یہ سفر شروع کرتا ہوں اے اللہ تعالےٰ تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے اور گھر والوں کے لئے جانشین ہے اے اللہ تعالےٰ زمین کو ہمارے لئے لپیٹ دے۔ اور ہمارے لئے سفر کو آسان کر دے۔ اے اللہ تعالےٰ میں تجھ سے اس سفر کی شدت اور سختی سے پناہ میں آتا ہوں۔ اور بری واپسی سے اور مال اور اہل اور اولاد میں برے منظر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

سفر میں انسان دعا کرتا ہے

حضرت عمر بن خطاب رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے مجھے اجازت دے دی اور فرمایا! میرے پیارے بھائی! " اپنی دعاؤں میں ہمیں نہ بھولنا۔ حضرت عمر رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور نے یہ ایسا کلمہ فرمایا کہ اس کے عوض مجھے تمام دنیا مل جائے۔ تو بھی مجھے ایسی خوشی نصیب نہ ہو (ترمذی جلد ۲ ابواب الدعوت)

اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تین شخصوں کی دعائیں ضرور قبول ہو جاتی ہیں۔ ایک مظلوم کی دعا دوسرے مسافر کی دعا تیسرے باپ کی دعا بیٹے کے حق میں (حوالہ مذکور)

سفر کے لئے گھر سے نکلتے وقت دعا کی جائے

حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے " بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللّٰھم انی اعوذ بک ان اضل او اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علیّ"۔ کہ میں یہ سفر اللہ تعالےٰ کے نام کی برکت سے شروع کرتا ہوں اللہ تعالےٰ پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں۔ اور میں اللہ تعالےٰ کی توفیق اور طاقت کے بغیر نیکی نہیں کر سکتا اے اللہ تعالےٰ میں پناہ طلب کرتا ہوں اور میں اللہ تعالےٰ کی توفیق اور طاقت کے بغیر نیکی نہیں کر سکتا۔ اے اللہ تعالےٰ میں پناہ طلب کرتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں جہالت کی وجہ سے کوئی برا کام کروں ...... یا جہالت سے کوئی مجھ سے برا کام کروائے۔

سواری پر چڑھتے وقت دعا کی جائے

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے جس نے سب کو جوڑے جوڑے پیدا کیا۔ اور تمہارے لئے کشتیاں اور چارپائے بنائے تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر سوار ہو جاؤ۔ پھر تم اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو۔ جب تم ٹھیک ٹھاک ہو کر بیٹھ جاؤ تو کہو " سبحٰن الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون" کہ پاک ہے وہ ذات جس نے اسکو ہمارے تابع کر دیا ہے ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہ تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹنے والے ہیں (زخرف ع ۱)

اور حدیث شریف میں حضرت علی بن ربیعہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا جبکہ آپ کی خدمت میں ایک سواری حاضر کی گئی آپ نے رکاب میں پاؤں رکھتے ہوئے کہا " بسم اللہ" اور جب اس کی پیٹھ پر ٹھیک ہو کر بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ پھر دعا فرمائی کہ " سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون" پھر تین دفعہ کہا " الحمد للہ" پھر آپ نے دعا کی " سبحانک انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت" اسکے بعد حضرت علی رضؓ ہنس پڑے میں نے پوچھا اے امیر المومنین آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور جب آپ ہنس پڑے تو میں نے بھی آپ سے استفسار کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ کس چیز سے ہنسے ہیں تو آپؐ

نے فرمایا۔ کہ تیرا رب اپنے بندہ پر تعجب کرتاہے جب وہ کہتاہے اے میرے رب میرے گناہ بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔ (ترمذی جلد۲ ابواب الدعوات)

جب سواری چل پڑے تو دعا کی جائے

اللہ تعالے قرآن مجید میں فرماتاہے کہ جب نوح علیہ السلام کی کشتی چل پڑی۔ تو اس نے اس طرح دعا کی "بسم اللہ مجریھا و مرسھا ان ربی لغفور الرحیم" کہ میں اس کے چلانے اور کھڑا کرنے والے اللہ تعالے کی برکت سے سفر شروع کرتا ہوں۔ یقیناً میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

سفر میں رفتار میں میانہ روی رکھی جائے

اللہ تعالے قرآن مجید میں فرماتاہے "واقصد فی مشیک" کہ اے مرد مومن تو اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر

سفر کے دوران ملنے والوں کو السلام علیکم کہا جائے

حضرت ابوھریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کہنے کا یہ طریق بیان فرمایا کہ سوار پیادہ کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے بہتوں کو اور چھوٹا بڑے کو السلام علیکم کہے۔
(ترمذی جلد۲ ابواب الاستیذان والآداب)

مسافر بلندی پر چڑھے تو تکبیر کہے جب پستی آئے تو تسبیح کہے

حضرت ابوھریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کی کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا "علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف" کہ تجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالے کا تقوےٰ اختیار کرے۔ اور جب کسی بلندی پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے جب اس شخص نے پیٹھ پھیری تو اس کے لئے دعا فرمائی۔ "اللھم اطوله البعد وھوّن علیه السفر" کہ اے اللہ تعالے مسافت کو اس کے لئے لپیٹ دے۔ اور اس پر سفر کو آسان کردے
(رواہ الترمذی)

ایک دوسری حدیث میں آتاہے۔ کہ جب پست جگہ جائے یا بلندی سے اترے تو سبحان اللہ کہے۔ بلندی پر چڑھنے کی ایک حدیث میں یہ دعا ہے۔ "اللھم لك الشرف علی کل شرف و لك الحمد علی کل حال" کہ اے اللہ تعالے تیرے لئے ہی بزرگی اور بلندی ہے ہر ایک بلندی پر اور ہر حال میں تیری ہی تعریف ہے۔

سفر میں نماز قصر کی جائے

اللہ تعالے قرآن مجید میں فرماتاہے کہ "واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ" کہ جب تم سفر کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم نماز کو قصر کرکے پڑھو۔

بخاری اور مسلم دونوں کتابوں میں حدیث آتی ہے کہ

حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ پہلے دو دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی۔ مگر جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو پھر چار چار رکعت نماز فرض ہوگئی۔ اور سفر کی نماز پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔ جو کہ حضر کی فرض رکعات کا نصف ہے۔ (متفق علیہ)

ایک اور حدیث میں حضرت ابن عباس رضؓ بیان فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر حضر میں چار رکعت نماز فرض کیں اور سفر میں قصر نماز کرنا ضروری اور واجب ہے جیسا کہ حضر میں پوری نماز پڑھنا واجب اور فرض ہے۔

سفر میں رات آجائے تو دعا کی جائے

ابوداؤد میں یہ حدیث مروی ہے کہ جب سفر میں رات آجاتی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ "یا ارض ربی وربك اللہ اعوذ باللہ من شرك وشر ما فیك وشر ما خلق فیك وشر ما یدب علیك اعوذ من شر اسد واسود ومن الحیة والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد" یعنی اے زمین تیرا اور میرا رب اللہ تعالے ہے میں اللہ تعالے سے تیرے شر اور اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو تجھ میں ہے اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جو تجھ میں پیدا ہو گئی ہے۔ اور جو تجھ پر رینگ کر چلتی ہے۔ اور شیر ناگ سانپ بچھو اور زمین پر رہنے والوں اور والد اور مولود کے شر سے پناہ چاہتا ہوں

سفر میں کسی منزل پر ٹھہرنا ہو تو راستے سے الگ ہو کر ٹھہریں

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم فراخ سالی (جب چارہ کثرت سے ہو) میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین میں سے ان کا حق دیتے جاؤ۔ اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو اونٹوں کو جلدی جلدی چلاؤ اور جب تم رات کو کسی جگہ قیام کیا کرو استراحت کے لئے تو راستہ سے الگ ہو کر اترو۔ کیونکہ وہ چوپاؤں اور حشرات الارض کی جگہ ہے
(مشکوٰۃ جلد۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان خصوصیت

(از مکرم عبد الباسط صاحب مولوی فاضل)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم الشان خصوصیات و امتیازات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کو "جوامع الکلم" عطا کئے گئے۔ یعنی ایسی پُرحکمت و پُرمغز باتیں جو جامعیت کا مفہوم اپنے اندر رکھتی ہوں۔ اور اصولی طور پر جملہ ضروریات انسانی کو پورا کرنے والی ہوں۔ آپ پر جو کتاب نازل ہوئی۔ یعنی قرآن مجید۔ وہ بھی ایسے رنگ میں جامع کلام ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر جامع کلام متصور بھی نہیں ہو سکتا۔ ہر زمانہ کی ضروریات اور پیش آمدہ حالات و مسائل کا حل باحسن طریق اسی میں ملتاہے۔ اور اختصار کے ساتھ تمام اصولی تعلیم اس میں موجود ہے۔

جوامع الکلم کے مفہوم کے متعلق علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اعلام موقعین میں بیان کیاہے۔ کہ جوامع الکلم ھی الالفاظ الکلیة العامة المتناولة لافرادھا فاذا انضاف ذالك الی بیانه الذی ھو اعلی رتب البیان لم یعدل عن الکلمة الجامعة التی فی غایة البیان لما دلت علیه الی لفظ اطول منھا و اقل بیانا مع ان الکلمة الجامعة تزیل الوھم و ترفع الشك و تبین المراد (اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۲۲۶)

اس سے معلوم ہوتاہے۔ کہ جامع کلام اپنے اختصار کے ساتھ ساتھ جملہ اوہام و شکوک کو رفع کرتا اور معنی مقصود پر خوب دلالت کرتاہی قرآن مجید کے علاوہ جو کہ کلام الٰہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلمات طیبہ بھی جوامع الکلم ہیں۔ حضورؐ کے ارشادات طیبہ کی صحت کے لئے یہ ایک محک و معیار ہے۔ کہ جو کلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب کیا جائے۔ اگر وہ "جامعیت" کے مفہوم کے مطابق نہ ہو۔ اور اس سے وہ فوائد حاصل نہ ہوں۔ جو ایک "جامع کلام" سے ہونے چاہئیں۔ تو جان لینا چاہیئے۔ کہ وہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نہیں۔ کیونکہ آپؐ روح القدس کی مدد سے کلام فرماتے تھے۔ اور آپؐ کے کلمات طیبہ الہام کی روشنی سے منور و تابندہ ہوتے تھے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور منجملہ ان آیات قرآنی کے جن سے ثابت ہوتاہے۔ کہ روح القدس ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کے ملہم بندوں کے ساتھ رہتاہے۔ اور انہیں علم اور حکمت اور پاکیزگی کی تعلیم کرتاہے۔ یہ آیت کریمہ ہے۔ اولٰئك کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منه (المجادلہ) یعنی ان مومنوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا۔ اور روح القدس سے ان کو مدد دی۔ دل میں ایمان کے لکھنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ ایمان فطرتی اور طبعی ارادوں میں داخل ہوگیا۔ اور جزو طبیعت بن گیا۔ اور کوئی تکلف اور تصنع درمیان نہ رہا۔ اور یہ مرتبہ کہ ایمان دل کے رگ و ریشہ میں داخل ہو جائے۔ اس وقت انسان کو ملتاہے۔ کہ جب انسان روح القدس سے مؤید ہوکر ایک نئی زندگی پاوے اور جس طرح جان ہر وقت جسم کی محافظت کے لئے جسم کے اندر رہتی ہے۔ اور اپنی روشنی اس پر ڈالتی رہتی ہے۔ اسی طرح اس نئی زندگی کی روح القدس بھی اندر آباد ہو جائے۔ اور اس پر ہر وقت اور ہر لحظہ اپنی روشنی ڈالتی رہے۔ اور جیسے جسم جان کے ساتھ ہر وقت زندہ ہے۔ دل اور تمام روحانی قوٰے روح القدس کے ساتھ زندہ ہوں"۔
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۰۰-۱۰۱)

نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بات نہایت احتیاط سے اپنے حافظہ میں رکھ لینی چاہیئے۔ کہ مقربوں کا روح القدس کی تاثیر سے علیحدہ ہونا ایک دم کے لئے بھی ممکن نہیں۔ کیونکہ ان کی نئی زندگی کی روح یہی روح القدس ہے۔ پھر وہ اپنی روح سے کیونکر علیحدہ ہو سکتے ہیں۔ اور جس علیحدگی کا ذکر احادیث اور بعض اشارات قرآن کریم میں پایا جاتاہے۔ اس سے مراد صرف ایک قسم کی تجلی ہے۔ کہ بعض اوقات بوجہ مصالح الٰہی اس قسم کی تجلی میں کبھی دیر ہو گئی۔ ورنہ ذرا سوچنا چاہیئے۔ کہ جس آفتاب صداقت کے حق میں یہ آیت ہے۔ ما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ یعنی اس کا کوئی نطق اور کوئی کلمہ اپنے نفس اور ہوا کی طرف سے نہیں۔ وہ تو سراسر وحی ہے۔ جو اس کے دل پر نازل ہو رہی ہے۔
(آئینہ کمالات اسلام برحاشیہ صفحہ ۹۱-۹۲)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال روح القدس کی تاثیر سے ہوتے تھے، اسی لئے آپ کے کلمات طیبہ کا جوامع الکلم ہونا ان کی صحت کے لئے نہایت عمدہ داخلی و باطنی معیار ہے۔ جس کی رو سے ہر اس حدیث کو جو اختصار سلاست۔ سادگی۔ تعدد مفاہیم۔ ابدی اور لازوال صداقتیں اور اعلیٰ اخلاقی اقدار اپنے اندر لئے ہوئے نہ ہو۔ وہ آپ کے کلمات طیبہ میں سے نہیں ہو سکتی۔

مطالعہ احادیث کے وقت اگر یہ اصول ہر وقت ذہن میں مستحضر رہے۔ تو بہت سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اس اصول سے انسان بہت سی غلط فہمیوں اور ٹھوکروں سے محفوظ ہو جاتاہے۔

جماعتوں میں لائبریریاں قائم کی جائیں!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اہم جماعتوں میں لائبریریاں قائم کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضور کا منشاء ہے کہ یہ لائبریریاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں قائم کی جائیں۔ اس اہم اور اتنے بڑے کام کے لئے احباب اور جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔

اور وہ اس رنگ میں کہ

احباب بدستور سابق صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد کرتے رہیں۔ جوں جوں اس مد میں سرمایہ جمع ہوتا جائیگا کتب خرید کر اہم اور ضروری مقامات پر لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔ اور آئندہ جو بھی نئی کتاب شائع ہوگی تمام لائبریریوں کو مہیا کی جایا کرے گی۔

لائبریریاں وہاں قائم کی جائیں گی جہاں مبلغ ہوں گے۔ اور جہاں کوئی مبلغ نہیں وہاں کی جماعت کے لئے ضروری ہوگا کہ کتابوں کی حفاظت کا ذمہ لے۔

لائبریریوں کے لئے جماعت کو ایسی جگہ کا انتظام کرنا ہوگا۔ جہاں تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرسکے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

فریضۂ حج کی اہمیت

ہر احمدی دوست اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض احیاء دین اور اقامت شریعت ہے۔ جب اسلام کے پانچ ارکان میں سے فریضۂ حج بھی ایک اہم رکن ہے تو پھر جس طرح نماز روزہ وغیرہ کی طرف ہماری توجہ مرکوز ہے حج کا فریضہ بھی اسی طرح ہماری پوری پوری توجہ کا مستحق ہے۔ مجھے امید ہے کہ احباب جماعت میں سے صاحب استطاعت حضرات کو خود بھی اس طرف خیال ہوگا۔ تاہم یہ چند سطور بطور یاد دہانی عرض ہیں کیونکہ امسال حج کے لئے تیاری کا وقت قریب آرہا ہے۔

ہمیں اپنے محبوب امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں حج کیلئے ایسی تڑپ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ حضور کے حسب ذیل شعر سے ظاہر ہے ؎

میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام کو
جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تیری ام الکتاب (کلام محمود)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حج کے لئے استطاعت شرط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا (آل عمران پ۴) لیکن بعض اوقات طبیعت کی کمزوری سے استطاعت اور عدم استطاعت کی حد فاصل نظر سے اوجھل رہتی ہے۔ اور انسان اسی خیال میں گمن رہتا ہے کہ وہ غیر مستطیع ہے پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ فریضۂ حج کو بھی اپنی زندگی کے پروگراموں میں شامل کرے۔ اور ہر سال اس مبارک تقریب کے آنے سے پہلے اپنا محاسبہ کرے۔ مبادا کمزوری نفس کی باریک در باریک تاویلیں اسے اس نعمت سے محروم رکھیں۔

گذشتہ سال سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حج کی طرف خصوصیت سے احباب جماعت کو متوجہ کرانے کیلئے ایک سکیم منظور فرمائی ہے جس کے تحت ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے کم سے کم ایک دوست کو حج کرایا جاسکے گا۔ جو احباب اس تحریک کے رکن بننا پسند فرمائیں وہ اپنا مکمل پتہ خاکسار کو تحریر فرمائیں۔ حج کے متعلق مفصل معلومات بھی ذیل کے پتہ پر حاصل فرمائیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی ضروری سمجھا گیا ہے کہ احباب جماعت میں سے جن کو حج کا شرف حاصل ہوچکا ہے ان کے ناموں اور مکمل پتوں نیز کس کس سن میں حج کیا گیا کا مکمل ریکارڈ رکھا جائے سو جماعت کے حاجی احباب جلد از جلد ان کوائف سے مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔

(بشیر احمد انچارج تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکارپور میں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلے میں جلسہ

بعض حالات کے پیش نظر جلسہ "مصلح موعود" ۲۰ فروری کی بجائے ۱۰ مارچ کو منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم علی انور خانصاحب ایس ڈی او نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ڈاکٹر عنایت اللہ احمد صاحب نے پیشگوئی کو تفصیلاً پڑھ کر سنایا۔ ان کے بعد شیخ محمد لطیف صاحب سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج شکارپور نے حضرت "امیر المومنین المصلح الموعود" ایدہ اللہ الودود کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات بیان فرمائے۔

بعد ازاں مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ نے پیشگوئی پر مفصل رنگ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ بالآخر جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

عبدالرشید شرما پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور

ولادت

خداتعالیٰ نے میری لڑکی عزیزہ سعیدہ کو اللہ تعالیٰ مورخہ ۱/۵۵-۳-۱۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے جو کہ عزیزی میاں عبدالسلام صاحب اعوان آف کوہاٹ کا فرزند ہے۔ احباب کرام نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ (فیض احمد صنعتی گنری سندھ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کیلئے

دردمندانہ دعائیں اور صدقات

پشاور

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت کی خبر بذریعہ تار ۵۵-۳-۱۲ کی صبح کو پشاور پہنچی۔ اسی وقت سب دوستوں کو اطلاع کردی گئی۔ شام کو سب احباب جماعت مسجد احمدیہ سول کوارٹرز اور مسجد احمدیہ جہانگیر پورہ پشاور شہر میں جمع ہوئے اور حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اور مبلغ ۱۲۵ روپے بطور صدقہ جمع ہوئے۔ جماعت کی طرف سے سات بکرے صدقہ کئے گئے اور بعض غرباء کو روٹی کھلائی گئی۔ اور جماعت کے بعض غرباء اور بیوگان کو مبلغ ۵۰/- روپے بطور امداد دیے گئے۔ انفرادی طور پر بھی خان خواص خانصاحب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب اور ڈاکٹر فتح دین صاحب نے بکرے صدقہ کئے۔ سب افراد جماعت درد دل سے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعائیں کررہے ہیں۔ شمس الدین امیر جماعت احمدیہ پشاور

پتہ زیبڈ ایجنسی کلرک مهندز پشاور چھاؤنی)

خانیوال

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی اطلاع ملتے ہی جماعت احمدیہ خانیوال نے اجتماعی دعا کی جس کا سلسلہ بعد تک جاری رہا۔ اور دو بکرے صدقہ کئے گئے۔ حکیم انور حسین

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانیوال ضلع ملتان

بیدیانوالہ

جماعت احمدیہ چک $\frac{61}{R.B}$ بیدیانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور نے حضور کی علالت کی خبر پڑھ کر انفرادی اور اجتماعی دعائیں کیں۔ اور دو دفعہ نقدی اور غلہ وغیرہ اکٹھا کرکے بطور صدقہ غرباء اور یتامیٰ میں تقسیم کیا۔ حضور کی صحت کیلئے روزے بھی رکھے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

عبداللطیف قائد خدام الاحمدیہ بیدیانوالہ

پیرکوٹ

حضور کی بیماری کی خبر سنتے ہی حضور کی شفایابی کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی گئی اور ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ ملک محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیرکوٹ ڈاکخانہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ

کوٹ قیصرانی

حضرت اقدس کی علالت کا سن کر جماعت کے دوست دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں۔ اجتماعی صدقہ بھی کیا گیا۔ مورخہ ۵۵-۳-۵ کو بندہ نے ایک بکری ذبح کرکے گوشت غرباء میں تقسیم کیا۔ مولا کریم ہماری قربانیوں کو قبول فرماکر حضرت اقدس کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ابو احمد محمد مولوی فاضل

درخواستہائے دعاء

(۱) میری خالہ جان ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ نیز میری والدہ صاحبہ بھی ان دنوں بیمار ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی اور دراز زندگی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ سعید احمد انور تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۲) بندہ کا سالانہ امتحان مورخہ ۱۸ مارچ کو ہونے والا ہے۔ نیز میری تین بہنیں مختلف جماعتوں کا امتحان دے رہی ہیں۔ نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ محمد حسین احمدی کلاس جونیئر سپیشل گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازیخان

(۳) میرے والد صاحب شیخ نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ سیالکوٹ چھاؤنی چند دنوں سے فالج کے حملہ سے بیمار ہیں۔ بیماری بہت بڑھ چکی۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ اور ہم بخیریت سے جلد ابا جان کے گھر لوٹیں۔ (ناصرہ نسرین ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور)

(۴) میرے والد صاحب کے ساتھ عرصہ چھ سال سے مقدمہ مکان چل رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقدمہ میں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ رشید محمود ولد فقیر محمد پوسٹماسٹر ڈیرہ غازیخان

(۵) سردار زادہ وسیم احمد خانصاحب قیصرانی آف کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی اعلیٰ نمبروں میں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(عبدالغفور خاں رو حجانوی احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

(۶) میں امسال دسویں کا امتحان دے رہی ہوں۔ اچھے نمبروں پر کامیابی کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ (امۃ السلام بنت حافظ مبین الحق شمس ۲/۲۷ مارٹن روڈ کراچی نمبر ۵)

(۷) میری ترقی کا کیس آخری مرحلہ پر پہنچ گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی بخشے آمین۔ (محمد ذکاء اللہ خاں چونگی ضلع لاہور)

(۸) میرا بھائی منظور احمد نون اور میں علی الترتیب بی۔ اے فائنل اور ایف۔ اے فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (رانا بشیر احمد نون از ملتان)

(۹) خاکسار کے آٹھ عزیز اور دو بہنیں مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ والد صاحب کو بازو میں درد ہے۔ احباب سے امتحانات دینے والوں کی نمایاں کامیابی۔ اور والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ارشاد اللہ چٹھہ بمقام مومن کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی اہلیہ محترمہ کا ایک خط

(منقول از روزنامہ جنگ کراچی ۱۴ جنوری ۱۹۵۵ء)

بخدمت عزیزان گرامی ارکان عاملہ مرکزی جمیعۃ علمائے اسلام پاکستان ایدکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجھے اخبارات سے یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ جمیعۃ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۴ فروری کو منعقد ہونے والا ہے اس لئے میں نے یہ چاہا۔ کہ آپ کو آپ کے ایک خاص اور اہم فرض منصبی کی طرف توجہ دلاؤں جو حضرت شیخ السلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی یادگار کے اہم مسئلے سے متعلق ہے۔ جمیعۃ علمائے اسلام وہ جماعت ہے۔ جس کے ذریعہ حضرت شیخ الاسلام نے پاکستان اور اسلام کی بیش بہا خدمات انجام دیں اور صحیح معنی میں اس جماعت کو اپنے مقاصد و عزائم کا امین و جانشین بناکر اس دنیا سے رحلت فرمائی۔ اس لئے بجا طور پر میں نے یہ تہیہ کیا۔ کہ حضرت شیخ الاسلام کی یادگار کے سلسلے میں مفتی محمد شفیع جیسے مفاد پرست افراد نے جو بددیانتیاں اور خود غرضانہ اقدامات کئے ہیں۔ ان کی تلافی و اصلاح کی جدوجہد کے لئے آپ سے درخواست کروں۔ یہ افسوسناک حقیقت ہے۔ حضرت شیخ السلام کے بعد موقع ملتے ہی مفتی محمد شفیع نے حضرت مرحوم کا نام استعمال کرکے اور قرابت و جانشینی کا ڈھونگ رچاکر نہ صرف یہ کہ ذاتی اغراض حاصل کئے۔ بلکہ حضرت مرحوم کے ورثاء اور ان کی یادگاروں کو ہر طرح نقصان پہنچانے کی تدبیریں کرتے رہے جس کی بدترین مثال یہ ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مرحوم کے مزار کی زمین اور یادگار دارالعلوم کے قیام کے سلسلے میں ہمارے علم و اطلاع کے بغیر ہم سے چھپاکر ہماری درخواست کو میونسپل کارپوریشن میں ردی کی ٹوکری میں ڈلوایا۔ اور ہماری وکالت اور پیروی کی بجائے اپنے نام سے ایک جھوٹی سچی درخواست داخل کرکے وہ زمین اپنے نام سے حاصل کرلی۔ اور اس طرح ہم لوگوں کو دھوکے میں رکھ کر انہوں نے اس زمین کو ہم سے چھین کر اپنے لئے اور اپنے ذاتی اغراض و مفاد کے حصول کے لئے راستہ ہموار کرلیا۔ جس کی پوری تفصیل اجلاس جمیعۃ کے وقت میرے لئے مولانا یحییٰ صدیقی سلمہ اللہ تعالیٰ اور دوسرے باخبر ارکان کی زبانی آپ کے علم میں لائی جائے گی۔ چونکہ جمیعۃ علمائے اسلام خود بھی حضرت شیخ الاسلام کی ایک یادگار ہے۔ جس کو مفتی محمد شفیع صاحب اور ان کے دست و بازو مل کر کافی دنوں سے تباہ و برباد کررہے ہیں۔ اور چونکہ اس جمیعت نے حضرت مرحوم کے انتقال کے بعد سب سے پہلے مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی کی صدارت میں یادگار کے قیام کی تجویز منظور کی تھی۔ اس لئے اس جمیعت کو پورے طور پر یہ حق ہے۔ کہ وہ اس زمین اور یادگار دارالعلوم کے قیام و اہتمام کی ذمہ داری لے۔ اور ان واقعات و حالات کو جو اب تک اس سلسلے میں پیش آئے ہیں۔ ان کا جائزہ لے کر خود اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور قدم آگے بڑھائے۔ اور اس طرح اسے مفتی شفیع یا کسی دوسرے فرد کی ذاتی اغراض و مفاد کی نذر ہونے سے بچانے کے لئے جدوجہد کرے۔ لہٰذا اس موقع پر دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ آپ حضرات جمیعت کے آئندہ اجلاس ۱۴ فروری میں خدا کے لئے اس مسئلہ پر سب سے پہلے توجہ مبذول کریں۔ پوری طرح جائزہ لیں۔ اور حضرت شیخ الاسلام کی اس اہم ترین یادگار مزار اور زمین کو غلط اور غیر مستحق افراد کی دست برد سے بچانے کے لئے مناسب تجاویز پر غور کریں۔ اور موثر اقدامات کا جلد از جلد فیصلہ کرکے مجھ بیکس و بے بس بیوہ کے دل کو مطمئن کریں۔ اور حضرت شیخ الاسلام کی روح کو سکون بخشیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو سکون و اطمینان نصیب فرمائے میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اور رہیں گی۔

والسلام والدعا (اہلیہ امہانی حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی) (روزنامہ جنگ کراچی ۱۴ جنوری ۱۹۵۵ء)

جاپان کا ۶ سالہ دفاعی پروگرام

ٹوکیو ۱۶ مارچ۔ یہاں کل جاپان کے ۶ سالہ دفاعی پروگرام کا شائع کردیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان ۱۹۶۱ء تک کے درمیانی عرصے میں ایک لاکھ اسی ہزار سپاہی ۱۲ سو جنگی طیارے اور ۱۲۰ بڑے بحری جہاز تیار کرے گا۔

غلام محمد بند کا افتتاح

حیدر آباد ۱۶ مارچ۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے کل پاکستان کے سب سے بڑے بیراج کوٹڑی بند کا افتتاح کیا۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے کہا۔ کہ قومی سالمیت اور معاشی فلاح و بہبود کے لئے گورنر جنرل کی خدمات کے اعتراف کے طور پر اس بند کا نام غلام محمد بیراج رکھا جائے گا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

پاکستان اور بھارت کے اختلافات عنقریب ختم ہو جائیں گے

لنڈن ۱۶ مارچ۔ یہاں اکثر مبصرین بڑی دلچسپی کے ساتھ دہلی میں پاکستان اور بھارت کے مابین اختلافی مسائل کو طے کرنے کی بات چیت کا جائزہ لے رہے ہیں۔ حال ہی میں جن مسائل پر اگرچہ وہ بہت کم اہمیت کے حامل ہی ہیں سمجھوتہ ممکن ہوگیا ہے۔ اس کی بناء پر ماضی کی نسبت بہت زیادہ خوش امیدی کے ساتھ وزیر اعظم محمد علی اور پنڈت نہرو کی اس ملاقات کا انتظار کیا جانے لگا ہے جو تقریباً ایک دو ہفتے کے بعد سالہا سال کے پرانے اور اہم ترین تصفیہ کشمیر کے سلسلہ میں ہونے والی ہے۔

یہ امر یقینی تصور کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کے وقار کو نقصان پہنچائے بغیر کشمیر کا مسئلہ حل ہوگیا تو باقی ماندہ تمام تنازعات کو طے کرنے کا راستہ خود بخود حل ہو جاتا ہے

آج دہلی سے ڈیلی ٹیلی گراف کے وقائع نگار نے بھی اپنے برقیہ میں اسی رجائیت کا اظہار کیا ہے اس نے لکھا ہے کہ دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات نے حال ہی میں جو بہتر کروٹ لی ہے وہ بہت حد تک امید افزا ہے۔

سال رواں کے آغاز میں پنڈت نہرو نے بھی کہا تھا کہ دونوں ملکوں کے مابین اس سے بہتر ماحول کبھی نہیں تھا۔ گورنر جنرل پاکستان کے دورہ بھارت کا بھی اثر بہت اچھا پڑا ہے

اس خوشگوار ماحول میں پاکستانی ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں کی شخصیت بہت نمایاں ہے انہوں نے دونوں ملکوں کی دوستی کے لئے بڑی جدوجہد کی ہے۔ ان کی باغ و بہار شخصیت بھارت میں بہت گہرے دوست حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔

یہاں توقع کی جارہی ہے کہ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم کی ملاقات کے ذریعے سمجھوتے کے امکانات بہت بہتر ہوجائیں گے۔

مواصلات اور نقل و حمل کے وسائل کی اصلاح کی سکیم

کراچی ۱۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے ریل اور سڑک کے ذریعہ نقل و حمل کی مالی حالت کو بہتر بنانے اور داخلی ذرائع آمد و رفت کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے اور ان میں رابطہ پیدا کرنے کے لئے ٹرانسپورٹ ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کردی ہے۔

اس سلسلے میں مرکزی حکومت نے تمام صوبائی اور ریاستی حکومتوں سے بات چیت کرلی ہے جنہوں نے ٹرانسپورٹ کو بہتر بنانے کے لئے ماہرین کی کمیٹی بنانے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے یہ کمیٹی ایک سالنامہ تیار کرے گی اور مرکز کو اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

حیدر آباد میں ریڈیو سٹیشن کے قیام کا فیصلہ

حیدر آباد سندھ ۱۶ مارچ۔ مرکزی حکومت نے ہاسٹل ہاؤس میں ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہاں سے بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفاتر کو دوسری جگہ منتقل کردیا گیا ہے۔

جنوبی ویت نام کے گورنر کی کار پر بم

پیرس ۱۵ مارچ۔ جنوبی ویت نام کے گورنر ٹران وان لام ہلاک ہوجانے سے بال بال بچ گئے۔ سائیگون کی ایک سڑک پر اچانک کسی نے ان کی کار میں بم پھینک دیا تھا۔ بم جیسے ہی کار میں گرا گورنر اور ان کے ساتھی کار سے باہر کود گئے اور چند لمحے بعد دستی بم کے پھٹنے سے کار میں بڑے بڑے سوراخ پیدا ہوگئے۔ کار اس وقت ٹریفک زیادہ ہونے کے باعث رکی ہوئی تھی۔

اشتراکی چین کی طرف سے تبت کو علاقائی خود مختاری دینے کا اعلان

پیکنگ ۱۵ مارچ۔ حکومت چین نے تبت کو علاقائی خود مختاری دینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس امر کا اعلان نیو چائنا نیوز ایجنسی نے کیا ہے۔ اس اعلان کے مطابق دلائی لامہ کی صدارت میں ایک کمیٹی کی تشکیل کی جائے گی جو تبت کو جمہوریہ چین کے اندر علاقائی خود مختاری دینے کے لئے تیار کرے گی۔ دلائی لامہ تبت کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا ہیں دلائی لامہ کے علاوہ اس کمیٹی میں پنچن لامہ دلائی لامہ کے نائب کی حیثیت سے شامل کئے جائیں گے۔ وہ تبت کے دوسرے سب سے بڑے پیشوا ہیں۔ پنچن لامہ چینی فوج کے ساتھ ۱۹۵۰ء میں تبت گئے تھے۔ دلائی لامہ اور پنچن لامہ کا دورہ چین حال ہی میں ختم ہوا ہے۔ اس دورہ میں انہوں نے چینی حکمرانوں سے تبت کو علاقائی خود مختاری دینے کے سوال پر گفتگو کی تھی۔ اس کمیٹی میں ۵۱ ممبر ہوں گے۔ ۱۵ ممبر تبت کی مقامی حکومت کی نمائندگی کریں گے۔ ۱۱ ممبر مختلف خانقاہوں اور مذہبی انجمنوں سے لئے جائیں گے۔ باقی ممبروں میں کچھ چین کے نمائندے شامل ہوں گے تبت میں حکومت کا کاروبار چلانے کیلئے چین نے جو انتظامی اور فوجی کمیشن قائم کئے تھے ان کو توڑ دیا گیا ہے۔ چینی کابینہ نے تبت کو ترقی دینے کا فیصلہ کیا ہے تبت میں زرعی تجارتی اور ثقافتی کمیٹیوں کی بھی تشکیل کی جائے گی۔ تبت کو چین چار کروڑ تین لاکھ یوآن بطور قرض دے گا تاکہ تبت نئی مشینری خرید سکے اور ترقی کی مختلف سکیموں کو بروئے کار لاسکے نہاسا اور اورشکا تسے میں پن بجلی کے کارخانے قائم کرنے کے لئے تبت کو امداد دی جائے گی۔

عوام اور اقتدار (بقیہ ص۲)

کی طرف نہیں چلایا گیا۔ بلکہ اسے ملک کے لوگوں سے شروع کرکے حاکم کی طرف لے جایا گیا ہے۔ اس میں ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا کے تحت لوگوں کو یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ پارٹی بازی سے یکسر بالا رہ کر انتخاب کے ذریعہ حکومت کی امانتوں کو ان کے حقدار اور اہل لوگوں کے سپرد کریں۔ اور ادھر ایسے حاکموں کو اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل کے تحت حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ ان اختیارات کو امانت تصور کرتے ہوئے شرعی احکامات کے مطابق پورے عدل کے ساتھ استعمال کریں۔ اور عوامی مشورے کا پورا لحاظ رکھیں۔ یعنی عقل و دانش کے اعلیٰ اصولوں اور قوانین فطرت کے صحیح شعور کی مدد سے امور مملکت کے بارے میں فیصلہ تو خود کریں۔ تاکہ وہ فیصلہ صحیح اور صائب ترین ہو۔ لیکن عوامی مشورہ سننے کے بعد اپنا فیصلہ دیں۔ تاکہ اس میں ان کے مشورے کا بھی لحاظ رکھ لیا جائے۔ اس نظام حکومت کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"بے شک حکومتوں کے اور طریق بھی دنیا میں موجود ہیں۔ لیکن ہر ایک شخص جو اسلامی طریق حکومت پر غور کرے گا۔ اس کو تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ اس سے بہتر اور کوئی طریق نہیں۔ اس طریق میں ایک طرف تو بہترین نیابتی طریق حکومت شامل ہے۔ اور دوسرے اس کو پارٹی فیلنگز سے بھی بالکل بالا کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اسلامی حاکم کسی خاص پارٹی کی مدد یا نصرت کا محتاج نہیں ہوتا پس وہ صرف ملکی فائدے کو مدنظر رکھتا ہے عمر بھر کے لئے مقرر ہونے کے سبب سے بہترین دماغ ناقابل عمل اور متروک نہیں کئے جاتے۔ بلکہ ملک کا ایک ایک شخص آخر تک ملک کی خدمت میں لگا رہتا ہے۔"

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۲۰۶)

پس مسٹر لپ مین کی نگاہ میں مغرب کی غیر فطری جمہوریت کے باعث دنیا جس تباہی کے قریب آ لگی ہے۔ اس کا علاج صرف اور صرف اسلام کے حقیقی جمہوری نظام میں مضمر ہے۔ حقیقی اس لئے کہ وہ جمہوری ہونے کے باوجود مغرب کی غیر فطری جمہوریت کے بُرے اثرات سے یکسر پاک ہے۔ اور ایک ایسی راہ اعتدال پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جس میں کوئی بھی کلی طور پر مطلق العنان نہیں رہتا۔ بلکہ ہر حالت میں اختیار اہل ترین ہاتھوں میں رہنے کے باعث اس کا صائب ترین فیصلوں پر منتج ہونا لازمی ہوتا ہے۔

سندھ کے طاس کے پانی سے متعلق تنازع کا جائزہ

عالمی بنک پاکستان اور بھارت کے وفود لاہور پہنچ گئے

لاہور ۱۶ مارچ۔ عالمی بنک کا ایک وفد جو دریائے سندھ کے طاس کے پانی کے جھگڑے کے سلسلہ میں پاکستان اور بھارت کا دورہ کر رہا ہے۔ کل لاہور آیا۔ وفد کے ساتھ پاکستان اور بھارت کے وفود بھی ہیں۔ بنک کے وفد کے قائد مسٹر الیف ہیں جو بنک کے ایک سینئر افسر ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ بھی ہیں۔ جنرل وہیلر وفد کے فنی ماہرین کے قائد ہیں۔ اور پانی کی تقسیم سے متعلق گذشتہ دو سال کی گفت و شنید میں شریک رہے ہیں۔ جنرل وہیلر کے ساتھ جنرل سٹرکین اور مسٹر عبدو بھی ہیں۔ جن کا نیویارک کی ایک مشہور انجینئرنگ کی فرم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور مسٹر گریفن بھی ہیں۔ جنہیں سوڈان میں آب پاشی کا طویل تجربہ ہے۔ وفد کے قانونی مشیر مسٹر ٹیگسٹن اور سکرٹری جنرل سگالی نس بھی لاہور آئے ہیں۔

عالمی بنک نے فروری ۱۹۵۴ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان پانی کی تقسیم کے لئے ایک تجویز پیش کی تھی۔ جسے اب دونوں ملکوں نے بعض شرائط کے ساتھ منظور کر لیا ہے۔ گفت و شنید نومبر ۱۹۵۲ء میں واشنگٹن میں شروع ہوئی تھی۔ جس کا مقصد بنک کی تجویز کی بنیاد پر ایک منصوبہ تیار کرنا تھا۔ لیکن بعد میں یہ محسوس کیا گیا۔ کہ دونوں ملکوں کے آبپاشی کے منصوبوں اور سندھ کے طاس میں سیراب ہونے والی اراضی کا جائزہ لیا جائے۔ عالمی بنک کا وفد سندھ اور پاک پنجاب کے علاقوں کا دورہ کر چکا ہے۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کے شمالی اضلاع کے دورے کے بعد وفد بھارت جائے گا۔ جہاں وہ مشرقی پنجاب اور سندھ کے طاس کے پانی سے سیراب ہونے والے علاقوں کا دورہ کرے گا۔

امریکہ کا درآمد و برآمد کا بنک پاکستان کو ۲ کروڑ روپے قرض دے گا

کراچی ۱۶ مارچ۔ آج واشنگٹن میں حکومت پاکستان اور امریکہ کے درآمد و برآمد کے بنک کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کی رو سے حکومت پاکستان بنک سے دو کروڑ ڈالر قرض لے گی۔ اس قرضے کی چالیس سال میں پاکستانی کرنسی میں ادائیگی ہوگی۔ اس طرح حاصل کیا ہوا بیرونی زرمبادلہ پاکستان کی ترقی کی سکیموں میں استعمال کیا جائیگا۔

درخواست دعا

بدین (سندھ) ۱۵ مارچ۔ عبدالرحمن صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ظہور احمد صاحب بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

پارلیمانی حکومت کی بحالی سے متعلق فیصلہ پانچ روز کے اندر ہو جائے گا

مشرقی بنگال کی صورتِ حال کا جائزہ لینے کیلئے وزیر اعظم پاکستان ڈھاکہ پہنچ گئے

ڈھاکہ ۱۶ مارچ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل یہاں کہا کہ وہ کراچی واپس جانے سے قبل مشرقی بنگال میں پارلیمانی حکومت کی بحالی کے متعلق فیصلے کا اعلان کر دیں گے۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو اپنی آمد کا مقصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ مشرقی پاکستان میں صورتِ حال کا جائزہ لینے کے لئے آئے ہیں تاکہ یہاں پارلیمانی حکومت کی بحالی کی جا سکے۔

وزیر اعظم کے ہمراہ وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا بھی ہیں۔ جو اس معاملے میں ان کے معاون ہوں گے۔ یہ دونوں حضرات صوبائی گورنر جسٹس شہاب الدین سے گفت و شنید کریں گے۔

مسٹر محمد علی نے کہا کہ وہ پارلیمانی نظامِ حکومت رائج کرنے سے قبل اس بات کا اچھی طرح اطمینان کر لینا چاہتے ہیں کہ جو وزارت بھی تشکیل کی جائے وہ نہایت مضبوط مستحکم اور اہل ہوتا کہ صوبے کے جو مسائل درپیش ہیں انہیں خاطر خواہ طور پر حل کر سکے۔ جب ان سے استفسار کیا گیا کہ اہم مسائل کیا ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ اقتصادی۔ انتظامی اور سیاسی مسائل۔ نیز اس بات کا اطمینان بھی ضروری ہے کہ صوبہ کی صنعتی ترقی کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ کیونکہ گذشتہ سال جو فسادات رونما ہوئے تھے ان کے باعث صوبے کی صنعتی ترقی میں کم از کم پانچ سال کا بُعد ہو گیا انہوں نے ۱۹ فروری کو جب وہ یہاں آئے تھے۔ یہ عندیہ کیا تھا کہ حالات درست ہوتے ہی وہ صوبے میں پارلیمانی حکومت بحال کر دیں گے اور اب وہ پھر صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے آئے ہیں۔ نیز انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا تھا کہ حالات کے بہتر ہونے پر ایک دن کی بھی تاخیر و تقدیم نہیں کی جائے گی۔ وہ اب بھی اس پر قائم ہیں۔

مسٹر محمد علی وزیر اعظم کے ہمراہ وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا۔ وزیر صحت ابو حسین سرکار۔ وزیر زراعت غیاث الدین پٹھان اور وزیر اعظم کے پولیٹکل سیکرٹری مسٹر ویس اے فضل بھی تھے۔

ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے بتایا کہ جب وہ فروری میں یہاں آئے تھے تو متحدہ محاذ کے لیڈر آپس میں دست و گریبان تھے اور ان میں انتہائی انتشار اور افتراق پایا جاتا تھا۔ اگرچہ ابھی تک اختلافات موجود ہیں تاہم پہلے ایسے شدید نہیں۔

انہوں نے ایک اخباری نمائندے کی اس تجویز کی تردید کی کہ وہ متحدہ محاذ پارٹی کے لیڈر مسٹر فضل الحق کو اس بات پر آمادہ کریں گے کہ وہ پارٹی کی قیادت سے مستعفی ہو جائیں تاکہ متحدہ محاذ کے اختلافات دور ہو سکیں۔

پنڈت نہرو کے نام غلام محمد کا خط

نئی دہلی ۱۶ مارچ۔ یہاں آج معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد کا ایک خط بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو موصول ہوا ہے یہ خط پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر غضنفر علی خاں نے انہیں دیا۔ خط کی تفصیلات کو خفیہ رکھا جا رہا ہے۔

ماسکو کے غیر ملکی سفیر

زیادہ پابندیاں لگا دی جائینگی

لندن ۱۶ مارچ۔ مبصرین کا خیال ہے کہ ماسکو کے برطانوی سفارت خانے پر ایک روسی کے حملہ کے بعد وہاں غیر ملکی سفیروں پر مزید پابندیاں لگا دی جائیں گی اور ماسکو کے حکام پھر سے سفارت خانوں پر مسلح گارد لگانے پر اصرار کریں گے جو سفارت خانوں سے باہر بھی سفیروں کی نقل و حرکت کی نگرانی کریں گے۔ مالینکوف کے دور میں یہ پابندیاں ہٹا دی گئی تھیں۔

زلزلہ زدوں کے لئے پنجاب کی امداد

سردار بہادر خاں کی طرف سے شکریہ کا تار

کوئٹہ ۱۶ مارچ۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ سردار بہادر خاں نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون کے نام ایک تار میں کوئٹہ کے زلزلہ زدوں کی امداد کے لئے فیاضانہ امداد دینے پر شکریہ ادا کیا۔ حکومت پنجاب نے کوئٹہ کے حالیہ زلزلہ سے تباہ ہونے والے افراد کی امداد کیلئے ایک لاکھ روپے دیئے ہیں۔